جلد ۲۹ | ۲ ماہ تبلیغ ۱۳۲۰ ہش | ۵ محرم ۱۳۶۰ھ | ۲ فروری ۱۹۴۱ء | نمبر ۲۶

موجودہ جنگ کے متعلق

سچی اور جھوٹی پیشگوئیوں میں مابہ الامتیاز

موجودہ جنگ کے دوران میں خدا تعالےٰ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو قبل از وقت ایسے واقعات کا علم دیا۔ جو نہایت غیر معمولی حالات میں رونما ہو کر ایک طرف تو خدا تعالےٰ کی ہستی پر گواہ ٹھہرے۔ اور دوسری طرف اس بات کا ثبوت بنے۔ کہ خدا تعالےٰ اب بھی اپنے محبوب بندوں سے کلام کرتا۔ اور ان پر اپنے علم غیب سے ایسے ایسے عظیم الشان امور کا انکشاف کرتا رہتا ہے جو اپنے وقت پر نہایت وضاحت کے ساتھ پورے ہو کر ازدیادِ ایمان کا باعث بنتے ہیں۔ مثلاً ۲۶ مئی سنہ ۱۹۴۰ء کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ "کشفی حالت میں ایک بادشاہ میرے سامنے سے گزار گیا۔ پھر الہام ہوا؎۔

Abdicated.

میں اس کی تعبیر یہ سمجھتا ہوں۔ کہ یا تو کوئی بادشاہ ہے۔ جو اس جنگ میں معزول کیا جائے گا۔ یا کسی معزول بادشاہ کے ذریعہ اللہ تعالےٰ دوبارہ دُنیا میں کوئی تغیر پیدا کریگا"۔ اس کشف پر تین ہی دن گزرے تھے۔ کہ یکایک بلجیم کا بادشاہ معزول کر دیا گیا۔ اور اس طرح یہ واقعہ رونما ہؤا۔

اسی طرح ۲۱۔ جون سنہ ۱۹۴۰ء کو حضور نے خطبۂ جمعہ میں اپنا ایک رویا بیان فرمایا جس میں یہ دکھایا گیا تھا۔ کہ ایک چِٹھی میں حکومتِ برطانیہ نے حکومت فرانس کو لکھا۔ چونکہ ہمارا ملک سخت خطرہ میں پڑ گیا ہے۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ انگریزی حکومت اور فرانسیسی حکومت کا الحاق کر دیا جائے۔ چنانچہ یہ بات اس وقت حرف بحرف پوری ہوئی۔ جب فرانس جرمنی کے آگے ہتھیار ڈال دینے اور شکست مان لینے پر آمادگی کا اظہار کرنے لگا۔ اس وقت حکومت برطانیہ نے حکومت فرانس کو تار دیا کہ دونوں ملکوں کی ایک حکومت کر دی جائے یعنی فرانس کا برطانیہ سے الحاق کر دیا جائے۔ قطع نظر اس سے کہ فرانس نے یہ بات نہ مانی اور اب اس کا دردناک خمیازہ بھگت رہا ہے لیکن جو کچھ رؤیا میں دکھایا گیا تھا۔ وہ تو پورا ہو گیا۔

یہ اور اسی قسم کے اور کئی اہم واقعات کا علم قبل از وقت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو خدا تعالےٰ نے دیا۔ جن میں سے کئی ایک تبشیر کا بھی رنگ رکھتے ہیں۔ اور پھر جلد جلد ان کو پورا کیا۔ کیونکہ موجودہ انقلاب انگیز حالات اور ان کے متعلق لوگوں کا اضطراب اسی امر کا متقاضی تھا۔

ان نشانات کی جو حرف بحرف پورے ہوئے اس وقت اہمیت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے جب یہ دیکھا جائے۔ کہ موجودہ جنگ کے سلسلہ میں جن لوگوں نے اپنی قیاس آرائیوں کو پیشگوئیوں کا رنگ دیا۔ اور جھوٹے علم کی بنا پر کئی قسم کے دعوے کئے۔ وہ اپنی تمام اعلان کردہ باتوں میں جھوٹے ثابت ہوئے۔ اور ان کی کوئی ایک بات بھی پوری نہیں ہوئی۔ ایسے لوگوں میں سے ایک جوتشی سوبھر ج بیا جنہوں نے بالفاظ "ملاپ" ۲۹۔ جنوری) حسب ذیل "پیشگوئیاں" ایک بڑے اشتہار کی صورت میں شائع کیں:۔

"سنہ ۱۹۴۰ء میں قحط سالی سخت ہو جائیگی۔ گندم و دیگر اجناس کھانے کو نہیں ملیں گی۔ لوٹ مار اور ڈاکے شروع ہو جائیں گے۔ افراتفری رہیگی اور گورنمنٹ کنٹرول کرنے سے قاصر رہے گی۔ (۲) موٹریں اور لاریاں بوجہ نہ ملنے پٹرول بند ہو جائیں گی۔ غریب آدمی بے روزگار ہو جائیں گے۔ جس کی وجہ سے لوٹ مار کا بازار سخت گرم رہیگا۔ دن دہاڑے لوٹ مار ہو جائیگی۔ کئی مکانوں وغیرہ کو آگ سے صاف کر دینگے۔ عورتیں۔ مرد اور بچے کئی بے گناہ قتل ہو جائیں گے۔ یہ تمام ہندوستان اور دیگر ملکوں میں بھی ایسا ہوگا۔ (۳) لوگ دوکانیں بند کر دینگے۔ آمدنی نہیں ہوگی۔ غلہ نہ ملنے کی وجہ سے لوگ بھوکے مریں گے۔ بچوں کی پرورش ہونی مشکل ہو جائیگی (۴) روس ہندوستان کی طرف ماہ اگست سنہ ۱۹۴۰ء کے بعد رخ کرے گا۔ تبت کو چیرتا ہؤا علاقہ افغانستان وغیرہ کی طرف سے گزرتا ہؤا فرانٹیر کے راستہ پنجاب میں داخل ہونے کا ذریعہ ہوگا۔ (۵) فرانٹیر اور پنجاب ہر طرح سے برباد ہو جائے گا"۔

اسی قسم کی اور کئی باتیں شائع کی گئیں۔ مگر نتیجہ کیا ہؤا۔ بالفاظ "ملاپ" یہ کہ "ہندوستان کے متعلق سنہ ۱۹۴۰ء کے لئے جو پیشگوئیاں کی گئی تھیں۔ وہ کتنی غلط اور بے بنیاد ثابت ہوئی ہیں۔ ریل گاڑیاں اور موٹریں اسی طرح دوڑ رہی ہیں پُل بدستور قائم ہیں۔ روس کا نہ فرانٹیر میں نہ پنجاب میں۔ اور نہ تبت میں کہیں نام و نشان نظر نہیں آتا ہے"۔ اگرچہ بعض باتوں کی میعاد اپریل سنہ ۱۹۴۱ء تک رکھی گئی ہے۔ مگر ان کا غلط ہونا بھی یقینی ہے۔

ان باتوں کو نہ صرف واقعات نے بالکل جھوٹا ثابت کر دیا۔ بلکہ ان کی نوعیت بھی بتا رہی ہے۔ کہ اگر یہ کسی علم کی بناء پر بیان کی گئی ہیں۔ تو وہ علم اس ہستی کی طرف سے ہے۔ جو خدا کے بندوں کو گمراہ کرنے کے لئے اپنے ساتھ تعلق رکھنے والوں کو اُوٹ پٹانگ خبریں دیا کرتی ہے۔ اور جو تباہی و بربادی۔ اور ہلاکت و فلاکت سے ہی تعلق رکھتی ہیں۔

قادیان ۳۰ صلح ۱۳۲۰ہش۔ آج رات کے دس بجے بذریعہ فون معلوم ہوا۔ کہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو کھانسی اور ضعف کی تکلیف رہی۔ باوجود اس کے حضور نے خطبہ جمعہ خود پڑھا۔ جو قریباً ایک گھنٹہ جاری رہا۔

کل لاہور سے بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی۔ کہ حرم اول حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت زیادہ ناساز ہوگئی۔ ۱۰۴/۵ بخار ہوگیا۔ مگر رات کو کم ہو کر ۱۰۳/۵ رہ گیا ایک بجے رات ایک مرتبہ قے ہوئی۔ اس وقت دو بجے ۱۰۳/۵ تھا۔ آج خدا کے فضل سے آرام ہے۔ صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب بھی بخیریت ہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے لاہور میں فروکش ہونے کی وجہ سے آج خطبہ جمعہ حضرت مولوی شیر علی صاحب نے پڑھا۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں خیروعافیت ہے۔

گیارھواں یوم عمل اجتماعی

پونے تین گھنٹہ میں ۵۰۰ فٹ لمبی۔ ۱۸ فٹ چوڑی اور تقریباً ۴/۱ ۱ فٹ اونچی سڑک تیار کی گئی

قادیان ۳۱ صلح ۱۳۲۰ہش۔ کل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام گیارھواں یوم عمل اجتماعی منایا گیا۔ اس دفعہ نصرت گرلز ہائی سکول کے سامنے کی سڑک کام کے لئے تجویز کی گئی۔ ۴/۱ ۱۰ بجے صبح کام شروع ہوا جو ایک بجے تک جاری رہا۔

سڑک پر ڈالنے کے لئے مٹی ڈھاب سے لی گئی۔ باوجودیکہ ڈھاب کی گہرائی اور مٹی ڈالنے کی جگہ میں کافی فاصلہ تھا۔ یعنی ڈھاب سے مٹی ڈالے جانے والا مقام ۳۵۰ فٹ اور اس کا آخری سرا ۸۵۰ فٹ دور تھا۔ پھر بھی پونے تین گھنٹہ میں ۵۰۰ فٹ لمبی ۱۸ فٹ چوڑی اور تقریباً ۴/۱ ۱ فٹ اونچی سڑک تیار کی گئی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب حضرت مرزا شریف احمد صاحب۔ جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب حضرت مولوی شیر علی صاحب اور دیگر معزز اصحاب بھی تشریف فرما تھے۔

۲۰۶۳ میل تبلیغی سفر

۲۵۱ شہر اور دیہات میں تبلیغ

قریشی محمد حنیف صاحب اپنے ایک تبلیغی سفر کے متعلق لکھتے ہیں۔ ۷ مئی سے یکم نومبر تک بہار اور بنگال میں ۹۹۹ میل ریل پر اور ۱۰۶۴ میل سائیکل پہ سفر کیا۔ ۲۵۱ شہر اور دیہات میں گیا۔ قریباً ساٹھ ہزار انسانوں کو پیغام مسیح موعود علیہ السلام پہونچایا۔ ۶۰ احمدی نوجوانوں کو مختلف مقامات میں ساتھ رکھ کر تبلیغی تجربہ کرایا۔ ۵ اصحاب بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے۔ اور بہت سے تحقیق کرنے کی طرف متوجہ ہوئے ساٹھ جلسوں میں تقریریں کیں۔ ۴۲ مباحثات کئے ۵۶ علماء سے گفتگو کی :

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مقربین کے الہامات اور خوابوں کی خصوصیات

"وہ امور جو خاص طور کے غیب ہیں وہ خدا تعالےٰ کے خاص بندوں سے مخصوص ہیں۔ وہ لوگ عام لوگوں کی خوابوں اور الہاموں سے چار طور کا امتیاز رکھتے ہیں۔ ایک یہ کہ اکثر ان کے مکاشفات نہائت صاف ہوتے ہیں۔ اور شاذونادر مشتبہ ہوتا ہے مگر دوسرے لوگوں کے مکاشفات مکدر اور مشتبہ ہوتے ہیں۔ اور شاذونادر کوئی صاف ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ وہ عام لوگوں کی نسبت اس قدر کثیرالوقوع ہوتے ہیں۔ کہ اگر مقابلہ کیا جائے تو وہ مقابلہ ایسا فرق رکھتا ہے جیسا کہ ایک بادشاہ اور ایک گدا کے مال کا مقابلہ کیا جائے۔ تیسرے۔ ان سے ایسے عظیم الشان نشان ظاہر ہوتے ہیں۔ کہ دوسرا شخص ان کی نظیر پیش نہیں کر سکتا۔ چوتھے ان کے نشانوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں پائی جاتی ہیں۔ اور محبوب حقیقی کی محبت اور نصرت کے آثار ان میں نمودار ہوتے ہیں۔ اور صریح دکھائی دیتا ہے۔ کہ وہ ان نشانوں کے ذریعہ سے ان مقبولوں کی عزت اور قربت کو دنیا پر ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ اور ان کی وجاہت دلوں میں بٹھانا چاہتا ہے۔ مگر جن کا خدا سے کامل تعلق نہیں ان میں یہ بات پائی نہیں جاتی"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۶)

خدام الاحمدیہ کا تیسرا سالانہ اجتماع

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا نہائت اہم ارشاد

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے پچھلے سال یہ ارشاد فرماتے ہوئے کہ خدام الاحمدیہ کا اجتماع سالانہ جلسہ کی بجائے دوسرے دنوں میں منعقد کیا جائے یہ فرمایا تھا کہ جو خدام فی الحقیقت اس تحریک سے عملی دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور اخلاص اور جوش کے ساتھ اس کے پروگرام پر عمل کرتے ہیں۔ وہ تو دوسرے دنوں میں بھی اس اجتماع میں شریک ہونے کے لئے قادیان آجائیں گے۔ لیکن جو لوگ خدام الاحمدیہ کے ساتھ دلی تعلق نہیں رکھتے ان کے لئے کسی موقعہ پر بھی اس اجتماع میں شمولیت کی کوئی اہمیت نہیں۔

احمدی نوجوانو! حضور کا یہ ارشاد آپ پر یہ فرض عائد کرتا ہے۔ کہ آپ نوجوانان احمدیت کی تنظیم کے اجتماع میں شریک ہونے کی پوری کوشش کرکے اس بات کا ثبوت پیش کریں۔ کہ آپ حضور کے قائم کردہ نظام میں صدق دل اور خلوص قلب سے شامل ہیں۔

خاکسار: خلیل احمد جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

"الفضل" کی توسیع اشاعت کے متعلق احباب کا فرض

"الفضل" مالی لحاظ سے اس وقت جن مشکلات میں سے گزر رہا ہے۔ ان کا ذکر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر فرما چکے ہیں۔ حضور نے احباب کو "الفضل" کی اشاعت بڑھانے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اس خطرہ کا اظہار فرمایا تھا۔ کہ اگر احباب نے "الفضل" کی خریداری کی طرف خاص طور پر توجہ نہ کی۔ تو اس کا روزانہ شائع ہونا محال ہوگا ان حالات میں احباب کے لئے ضروری ہے۔ کہ اپنے فرض کو پہچانیں۔ تا ایسا نہ ہو کہ آگے بڑھایا ہوا قدم پیچھے ہٹانا پڑے۔ ہر دوست کم از کم ایک نیا خریدار بنانے کی کوشش کرے۔ (مینیجر)

سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی چالیس حدیثیں

از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

چوتھی حدیث:- اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ۔

ترجمہ:- جس سے مشورہ لیا جائے۔ وُہ امین ہوتا ہے:

اس حدیث سے مندرجہ ذیل دُو باتیں ثابت ہوتی ہیں:-

(۱)

جس شخص سے مشورہ پوچھا جائے۔ وُہ اپنے آپ کو امین سمجھے۔ یعنی وُہ یہ خیال کرے۔ کہ جو بات مجھ سے پوچھی گئی ہے اُس کی حیثیت امانت کی ہے۔ کہ جس طرح امانت کی چیز اپنے پاس رکھنی چاہیئے اور کسی اور کو دینی جائز نہیں۔ اسی طرح مشورہ والی بات مجھ تک رہنی چاہیئے کسی اور پر ظاہر نہ ہو۔ مثلاً ایک شخص نے زید سے مشورہ لیا۔ کہ میں چاہتا ہوں کہ اپنے بیٹے کے رشتہ کی درخواست بکر کی لڑکی کے لئے کروں۔ تو زید کا فرض ہے۔ کہ وُہ اس مشورہ کو کسی شخص پر ظاہر نہ کرے، ورنہ اگر وُہ اس بات کو ظاہر کردے گا۔ تو ہو سکتا ہے۔ کہ خالد اس بات کو سُنتے ہی زید سے پہلے ہی بکر کو اپنے لڑکے کی طرف سے پیغام دے۔ اور اس طرح زید محروم ہو جائے۔ اور یہ سب نتیجہ صرف اس لئے پیدا ہوگا۔ کہ زید نے اُس مشورہ کی بات کو امانت نہ سمجھا۔ اور ظاہر کر دیا۔ لیکن اگر وُہ ظاہر نہ کرتا۔ تو زید پہلے پیغام دیتا۔ اور ممکن تھا۔ کہ بکر اُسے قبول کر لیتا۔ اور اس طرح وُہ اپنے لڑکے کے رشتہ سے محروم نہ رہتا:

غرض اس حدیث سے پہلی بات یہ معلوم ہُوئی۔ کہ جس شخص سے کوئی شخص مشورہ لے۔ اُس کا فرض ہے۔ کہ وُہ کسی پر ظاہر نہ کرے۔ کہ مجھ سے فلاں شخص نے فلاں امر کے متعلق مشورہ لیا تھا۔

اسی طرح زید۔ بکر سے مشورہ پوچھتا ہے۔ کہ مجھے خالد نے بہت دُکھ دیا ہے میں چاہتا ہُوں۔ کہ اُس پر مقدمہ دائر کردوں بکر یہ بات خالد پر ظاہر کر دیتا ہے جس سے پیش بندی کر کے خالد زید کو نقصان پہونچا سکتا ہے:

اسی طرح ایک پولیس افسر اپنے ماتحتوں سے مشورہ کرتا ہے۔ کہ فلاں ڈاکو کو کس طرح پکڑا جائے۔ ماتحتوں میں سے ایک شخص غلطی سے وُہ گفتگو گھر میں دہراتا ہے۔ اس کے گھر کا نوکر اپنے دوستوں سے بیان کرتا ہے: نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ کہ راز افشا ہو جاتا ہے۔ اور وُہ ڈاکو پکڑا نہیں جا سکتا:

اسی طرح ایک بادشاہ اپنے وزراء سے بعض اہم ملکی معاملات میں مشورہ لیتا ہے۔ ایک وزیر اپنی طبیعت کی کمزوری کی وجہ سے وُہ راز اپنی محبوبہ بیوی سے کہدیتا ہے۔ وُہ بیوی غیر ملکی ہے۔ وُہ اپنے ملک کے سفیر سے ذکر کرتی ہے۔ اور اس طرح بادشاہ کا راز غیر ملک کے بادشاہ تک جا پہونچتا ہے۔ جس سے بادشاہ نقصان اُٹھاتا ہے:

غرض یہ حدیث تمام دوستوں کو، دوستوں کے اور تمام ماتحتوں کو افسروں کے مشورہ کی باتوں کو دوسروں پر ظاہر کرنے سے روکتی ہے:

(۲)

دوسری بات جو اس حدیث سے معلوم ہوتی ہے۔ وُہ یہ ہے۔ کہ جس سے مشورہ لیا جائے۔ اس کی حیثیت امین کی ہوتی ہے۔ جس طرح امین امانت میں تغیر و تبدل نہیں کر سکتا۔ اور خیانت کے طریق سے اُسے ہماری شریعت روکتی ہے۔ یہی حال اس کا ہے۔ جس سے مشورہ لیا جائے۔ وُہ جو مشورہ دے صحیح دے۔ یہ نہیں کہ مشورہ پوچھنے والے کی ہاں میں ہاں ملاتا جائے۔ مثلاً ایک بادشاہ اپنے وزیر سے مشورہ لیتا ہے۔ کہ میں فلاں عورت سے شادی کر لوں۔ یا نہ۔ وزیر یہ دیکھ کر کہ بادشاہ اُس عورت کی طرف شدت سے مائل ہے۔ اُسے خوش کرنے کے لئے کہتا ہے۔ کہ بے شک حضور اس سے شادی کرلیں۔ حالانکہ اُس کی ذاتی رائے میں وُہ عورت ہرگز قابلِ شادی نہیں۔ تو یہ حدیث اُس وزیر کو ملامت کرے گی۔ اور کہے گی۔

اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ

یعنی جس سے مشورہ پوچھا جائے۔ وُہ امین ہوتا ہے۔ اس لئے تیرا فرض ہے۔ کہ تو حقِ امانت ادا کرے۔ اور ٹھیک ٹھیک مشورہ دے۔ اگر تُو اس عورت کو سلطنت کے مفاد کے خلاف یا بادشاہ کی عزت کے منافی سمجھتا ہے۔ تو تیرا فرض ہے کہ تو صاف صاف عرض کر دے۔ کہ حضور! یہ شادی نہ کریں۔ آگے بادشاہ کی مرضی وُہ یہ مشورہ قبول کرے۔ یا نہ کرے۔ جیسا کہ انگلینڈ کے بادشاہ ایڈورڈ ہشتم نے جب مسز سمپسن نام ایک عورت سے شادی کرنے کا ارادہ کیا۔ اور یہ بات مجلسِ وزراء میں پیش ہُوئی۔ تو تمام وزراء بالخصوص وزیرِ اعظم مسٹر بالڈون نے کمال دلیری اور خلوص سے بادشاہ کو صاف صاف کہدیا۔ کہ حضور اُس عورت سے شادی نہ کریں۔ یہ حضور کے وقار اور منصب کے مناسب نہیں:

قادیان میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ایک مجلسِ شورےٰ ہر سال منعقد فرمایا کرتے ہیں۔ اُس میں بہت سے معاملات کے بارے میں خدّام سے مشورہ پوچھتے ہیں کئی دوست ایسا مشورہ دیتے ہیں۔ جو حضور کی رائے کے خلاف ہوتا ہے۔ مگر اُس پر حضور بُرا نہیں مناتے۔ بلکہ خوش ہوتے ہیں۔ کہ دوستوں نے اپنا فرض ادا کیا کیونکہ مشورہ پوچھنے کے تو معنے ہی یہ ہیں۔ کہ دوست اپنی رائے بتائیں۔ نہ کہ میری رائے کی تائید کریں۔ اس کے بعد حضور خود فیصلہ فرماتے ہیں۔ کبھی اپنی رائے کے مطابق۔ اور کبھی دوستوں کی رائے کے موافق۔

پس دوسری بات جو اس حدیث سے نکلتی ہے۔ وُہ یہ ہے۔ کہ جس سے مشورہ لیا جائے۔ جو بات اس کی رائے میں صحیح ہو۔ وُہ ظاہر کر دے۔ اب خواہ وُہ مانے۔ یا نہ مانے۔ اور عمل کرے۔ یا نہ کرے:

غیر مبائعین کا مسلک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صریح خلاف ہے

غیر مبائع مبلغ مرزا مظفر بیگ صاحب نے غیر مبائعین کے جلسہ سالانہ پر تقریر کرتے ہُوئے کہا:- (۱) "تمام نمازیں پڑھنے والے۔ زکوٰۃ دینے والے۔ اور حج کرنے والے۔ اور سب کے سب مسلمان قادیانی عقیدہ کی رُو سے کافر ہیں۔" (۲) "اگر قادیانی عقائد کو صحیح تسلیم کیا جائے۔ تو قرآن کریم کے وُہ دعوے جو مسلمانوں کی کثرت اور علبۂ اسلام کے متعلق ہیں۔ نعوذ باللہ غلط ماننے پڑیں گے۔" (پیغام صلح ۸- جنوری ۱۹۴۱ء)

ان دونوں بیانات کا مقصد محض اشتعال دلانا ہے۔ ورنہ کون نہیں جانتا۔ کہ اگر مسیح موعود فی الواقعہ نبی ہے۔ تو اس کے منکر کیا ہونگے۔ علاوہ ازیں یہ بیانات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے صریح خلاف ہیں۔ حضور تحریر فرماتے ہیں:- (۱) "بعض کا یہ خیال ہے۔ کہ ہمیں کسی مسیح موعود کے ماننے کی ضرورت نہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ گو ہم نے قبول کیا۔ کہ حضرت عیسےٰ فوت ہو گئے ہیں لیکن جبکہ ہم مسلمان ہیں۔ اور نماز پڑھتے۔ اور روزہ رکھتے ہیں۔ اور احکامِ اسلام کی پیروی کرتے ہیں۔ تو پھر ہمیں کسی دوسرے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ لیکن یاد رہے۔ کہ اس خیال کے لوگ سخت غلطی میں ہیں۔ اول تو وُہ مسلمان ہونے کا دعوے کیونکر کر سکتے ہیں۔ جبکہ وُہ خدا اور رسُول کے حکم کو نہیں مانتے۔ حکم تو یہ تھا۔ کہ جب امام موعود ظاہر ہو۔ تو تم بلا توقف اسکی طرف دوڑو۔ اور اگر برف پر گھٹنوں کے بل بھی چلنا پڑے۔ تب بھی اپنے تئیں اس تک پہونچاؤ۔ لیکن اس کے برخلاف اب لاپرواہی ظاہر کی جاتی ہے۔ کیا یہی اسلام ہے۔ اور یہی مسلمانی ہے۔" (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۲۳-۲۴) (۲) "دُنیا کثرت کو دیکھتی ہے۔ اور خیال کرتی ہے۔ کہ یہ فریق بہت بڑا ہے۔ سو یہ اچھا ہے۔ اور نادان خیال کرتا ہے۔ کہ یہ لوگ ہزاروں لاکھوں مساجد میں جمع ہوتے ہیں۔ کیا یہ بُرے ہیں۔ مگر خدا کثرت کو نہیں دیکھتا۔ وُہ دلوں کو دیکھتا ہے۔" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۷) خاکسار ابو العطاء۔ جالندھری۔

تعلیم وتربیت

غیر احمدیوں سے رشتہ وناطہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی ایک غرض نام کے مسلمانوں کو حقیقی مسلمان بنانا ہے۔ چنانچہ حضور کا یہ مشہور الہامی شعر ہے ؎

چوں دورِ خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

(تذکرہ صفحہ ۵۴۳)

علاوہ ازیں حضور کے الہامات میں مذکورہ غرض کو نمایاں طور پر بیان کیا گیا ہے چنانچہ الہام ہے۔ وکنتم علیٰ شفا حفرۃٍ فانقذکم منہا (تذکرہ صفحہ ۷۹) کہ اے لوگو تم ایک گڑھے کے کنارے پر تھے۔ سو اس سے تم کو خلاصی بخشی۔ یعنی خلاصی کا سامان عطا فرمایا۔ نیز فرمایا وما کان اللہ لیترککَ حتیٰ یمیز الخبیث من الطیب واللہ غالبٌ علیٰ امرہٖ۔ ولکن اکثر الناس لایعلمون۔ (تذکرہ صفحہ ۲۶۴) یعنی اے مسیح موعود خدا ایسا نہیں کہ پاک اور پلید میں فرق کر کے نہ دکھلا دے۔ اور خدا اپنے امر پر غالب ہے مگر اکثر آدمی نہیں جانتے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت اور غیروں میں امتیاز کے لئے جہاں نماز کے بارے میں فرمایا کہ تمہارے پر حرام اور قطعی حرام ہے۔ کہ کسی مکفر یا مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہیئے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ) وہاں رشتہ وناطہ کے بارہ میں بالوضاحت ارشاد فرمایا۔ کہ احمدی لڑکی کا رشتہ غیر احمدی سے نہ کیا جائے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔

"چونکہ خدا تعالےٰ کے فضل اور کرم اور اس کی بزرگ عنایات سے ہماری جماعت کی تعداد میں بہت ترقی ہو رہی ہے۔ اور اب ہزاروں تک اس کی نوبت پہونچ گئی اور عنقریب بفضلہٖ تعالےٰ لاکھوں تک پہونچنے والی ہے۔ اس لئے قرین مصلحت معلوم ہوا کہ ان کے باہمی اتحاد کے بڑھانے کے لئے اور نیز ان کو اہل اقارب کے بد اثر اور بد نتائج سے بچانے کے لئے لڑکیوں اور لڑکوں کے نکاحوں کے بارے میں کوئی احسن انتظام کیا جائے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ جو لوگ مخالف مولویوں کے زیر سایہ ہو کر تعصب اور عناد اور بخل اور عداوت کے پورے درجہ تک پہونچ گئے ہیں۔ ان سے ہماری جماعت کے نئے رشتے غیر ممکن ہو گئے ہیں۔ جب تک کہ وہ توبہ کر کے اس جماعت میں داخل نہ ہوں۔ اور اب یہ جماعت کسی بات میں ان کی محتاج نہیں۔ مال میں۔ دولت میں۔ علم میں فضیلت میں۔ خاندان میں۔ پرہیزگاری میں۔ خدا ترسی میں سبقت رکھنے والے اس جماعت میں بکثرت موجود ہیں۔ اور ہر ایک اسلامی قوم کے لوگ اس جماعت میں پائے جاتے ہیں۔ تو پھر اس صورت میں کچھ بھی ضرورت نہیں کہ ایسے لوگوں سے ہماری جماعت نئے تعلق پیدا کرے۔ جو ہمیں کافر کہتے۔ اور ہمارا نام دجال رکھتے۔ یا خود تو نہیں مگر ایسے لوگوں کے ثناخواں اور تابع ہیں"

نیز فرماتے ہیں۔

"یاد رہے کہ جو شخص ایسے لوگوں کو چھوڑ نہیں سکتا۔ وہ ہماری جماعت میں داخل ہونے کے لائق نہیں۔ جب تک پاکی اور سچائی کے لئے ایک بھائی بھائی کو نہیں چھوڑے گا۔ اور ایک باپ بیٹے سے علیحدہ نہیں ہوگا۔ تب تک وہ ہم میں سے نہیں۔ سو تمام جماعت توجہ سے سن لے۔ کہ راستباز کے لئے ان شرائط پر پابند ہونا ضروری ہے" (اپنی جماعت کے لئے ضروری اشتہار مطبوعہ ۱۸۹۸ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضور کی اس تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے آیت ولاتنکحوا المشرکین کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

"اسی بناء پر ہمارے امام نے حکم دیا کہ غیر احمدیوں کو اپنی لڑکیاں نہ دو۔ کیونکہ ان میں بھی شرک ہے۔ اور اس طرح میل جول سے شرک بڑھ جائے گا"

اور غیر احمدیوں کے شرک کی تشریح میں فرماتے ہیں:۔

"مشرک ہونے کا بلا تحقیق نہیں کہا۔ مسیح کے مسئلہ میں جو خوفناک گمراہی ان میں ہے وہ کم نہیں۔ وہ کونسی اللہ کی صفت ہے جو اس کی طرف منسوب نہیں کرتے۔ خالق لخلق اللہ اسے مانتے ہیں۔ احیاء موتےٰ اس کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ عالم الغیب اسے جانتے ہیں۔ حرام اور حلال کا اختیار اسے دے رکھا ہے۔ پھر ختم نبوت کے بھی وہ قائل نہیں۔ پس ایسے مشرک لوگوں سے ہمیں تعلق ازدواج قائم کرنے میں سراسر نقصان ہے۔ اس لئے امام نے منع فرمایا۔ جن احمدیوں نے حضرت امام کی اس نصیحت پر عمل نہیں کیا۔ سکھ انہوں نے بھی نہیں پایا"

(درس القرآن صفحہ ۵۲)

ایک خط میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں۔

"میاں محمد امین آپ کی قوم سے ہیں۔ اور حضرت صاحب کے مخلص ہیں۔ اور جہاں تک مجھے یقین وعلم ہے۔ آپ کی قوم سے اور کوئی بھی احمدی نہیں۔ اور حضرت صاحب کا صاف وصریح حکم ہے۔ کہ بدوں احمدی کے لڑکی کا رشتہ نہ کیا جائے۔ اس لئے انسب یہی ہے کہ آپ یہ رشتہ منظور کرلیں نورالدین ۸ جون ۱۹۰۶ء"

(الفضل جلد ۱۱ پرچہ ۱۵)

مندرجہ حوالجات بالبداہت بتاتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے احباب کو یہ تعلیم دی ہے کہ وہ غیر احمدیوں سے اپنی لڑکیوں کے رشتہ وناطہ نہ کریں۔ مگر افسوس ہے کہ ابھی تک بعض کمزور اور سلسلہ کی تعلیم سے ناواقف لوگ اس تعلیم کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں جماعت سے خارج ہوتے ہیں۔ اور نہیں جانتے کہ موجودہ زمانہ میں خدا کی رضامندی کے حصول کا یہی طریق ہے۔ کہ امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر عمل کیا جائے۔

غرضکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات رشتہ وناطہ کے بارہ میں بالکل واضح ہیں۔ بلکہ حضور کی تحریرات سے پتہ لگتا ہے۔ کہ اگر احمدی ہونے سے پہلے کا کوئی رشتہ کیا ہوا ہے تو اسے بھی توڑ کر خدائی منشاء پورا کرنا اور امتیاز پیدا کرنا ضروری ہے چنانچہ لکھا ہے۔

"سوال۔ ایک شخص کی درخواست پیش ہوئی۔ کہ میری ہمشیرہ کی منگنی مدت سے ایک غیر احمدی کے ساتھ ہو چکی ہے۔ اب اس کو قائم رکھنا چاہیئے یا نہیں۔

جواب۔ فرمایا ناجائز وعدہ کو توڑنا اور اصلاح کرنا ضروری ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی تھی۔ کہ شہد نہ کھائیں گے۔ خدا تعالےٰ نے حکم دیا۔ کہ ایسی قسم کو توڑ دیا جائے علاوہ ازیں منگنی تو ہوتی ہی اس لئے ہے۔ کہ اس عرصہ میں تمام حسن وقبح معلوم ہو جائیں۔ منگنی نکاح نہیں ہے کہ اس کا توڑنا گناہ ہو"

(بدر ۷ جون ۱۹۰۷ء)

یہ حوالہ بتاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کے احباب کو اس مقام پر دیکھنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ حضور کی تعلیم پر پختہ طور پر گامزن ہوں۔ اور جہاں وہ حضور کی تعلیم کے ماتحت غیر احمدیوں سے رشتہ وناطہ کرنے میں مجتنب رہیں۔ وہاں یہ بھی کریں۔ کہ اگر لاعلمی میں ایسا ہو جائے۔ تو اسکے توڑنے میں گناہ نہ سمجھیں۔ بلکہ ایسا کرنا ضروری خیال کریں کیونکہ حکم وعدل کے فیصلہ کو قبول کرنا اور اس کے آگے سر تسلیم خم کرنا واجبات سے ہے۔ جیسا کہ حضور کا اس بارے میں ارشاد ہے۔

"جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے۔ اور ہر ایک حال میں مجھے حکم ٹھہراتا ہے۔ اور ہر ایک تنازع کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے۔ اور جو مجھے دل سے قبول نہیں کرتا۔ اس میں تم نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے۔ پس جانو کہ وہ مجھ سے نہیں" (اربعین صفحہ ۳۴)

پھر فرماتے ہیں:۔ "تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ نیک عمل دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجے پر ہو۔ ہر ایک جو تم میں سست ہو جائے گا وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائیگا۔ اور حسرت سے مریگا۔ اور خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا" (کشتی نوح)

اے اللہ تو ہم سب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پر چلنے اور اپنی رضامندی حاصل کرنے کی توفیق دے اللھم آمین خاکسار فخرالدین ملتانی فاضل قادیان

خلافت کے نہ رہنے سے مسلمانوں کو کیا نقصان پہنچا؟

از جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ

(۶)

مسلمانوں کا سبت

یہودیوں کا سبت اور اس کی بے حرمتی کی سزا ایک دوسری جگہ قرآن مجید میں یہ بتلائی گئی ہے۔ کہ انہوں نے مصریوں کی کورانہ تقلید میں توحید جیسی نعمت کو چھوڑ کر گوسالہ پرستی شروع کر دی۔ مگر یہاں جس سبت کی بے حرمتی کی سزا سے مسلمانوں کو متنبہ کیا گیا ہے وہ دو قسم کی بتلائی گئی ہے۔ ایک سزا یہ کہ ان سے حاکم ایسے لوگ مقرر کئے جائینگے جو برا سلوک کریں گے۔ اور دوسری سزا یہ وقطعنا ھم فی الارض امما انہیں مختلف فرقوں میں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائیگا۔ اس سزا کی نوعیت سے صاف پتہ چلتا ہے کہ یہاں کون سے سبت کی بے حرمتی مراد ہے اور وہ بے حرمتی کس قسم کی ہے جس کی پاداش میں تفرقہ اور جابرانہ ملوکیت کا قیام۔ اور اخلاق کا بگاڑ ہے۔ یقیناً مسلمانوں کا یہ سبت جس کی بے حرمتی کا منصوبہ حاضرۃ البحر مصر کی سرزمین میں عبداللہ بن سبا کے ذریعہ پختہ ہوا۔ یہ ہمارا سبت ہماری خلافت ہے۔ جس کے ساتھ ہمارے جمعہ اور اجتماع کے قیام کو وابستہ رکھا گیا ہے۔ اور اس خلافت کی بے حرمتی ہمارے سبت کی بے حرمتی ہے۔ جس کی پاداش میں اذ تاذن ربک کہہ کر ہمیں قبل از وقت آگاہ کیا گیا ہے۔ کہ جابر بادشاہ تمہیں سزا دینے کے لئے تمہارے سروں پر مسلط کئے جائیں گے۔ تم ٹکڑے ٹکڑے کر دئیے جاؤگے۔ اور تمہارے اخلاق بگڑ جائیں گے۔ ہماری خلافت ہمارا سبت ہے۔ جس میں ہمیں ہر قسم کی رحمت سے نوازا گیا۔ اور جس کے طفیل مسلمانوں نے آرام و آسائش سے دن کاٹے۔ اور اسی سبت کی بے حرمتی کے نتیجہ میں ہمارا تفرقہ ہوا اور ہم میں جابرانہ ملوکیت کا قیام ہوا فلما عتوا عن ما نھوا عنہ قلنا لھم کونوا قردۃ خاسئین۔ واذ تاذن ربک لیبعثن علیھم الی یوم القیامۃ من یسومھم سوء العذاب ان ربک لسریع العقاب وانہ لغفور رحیم۔ وقطعناھم فی الارض امما منھم الصالحون ومنھم دون ذالک وبلوناھم بالحسنات والسیئات لعلھم یرجعون۔ فخلف من بعدھم خلف ورثوا الکتاب یاخذون عرض ھذا الادنی

خلافت رحمت ہے اور ملوکیت لعنت یہ عرض ھذا الادنی کیا ہے۔ الحکم الادنی۔ وہ ملوکیت ہے جس کا جوا خلافت جیسی اعلےٰ نعمت کی بے حرمتی کی وجہ سے مسلمانوں کی گردن پر اس لئے رکھا گیا۔ کہ بعض شریر فتنہ پردازوں نے شور مچایا۔ کہ خلافت ورثہ کی شئے ہے۔ اور خاندانی ہے۔ اور یہ کہ خلیفۂ وقت کی نافرمانی بھی کی جاسکتی ہے اور خدا تعالےٰ کے غضب کی طور سی تجلی نے حسب عادت مقاصد شریعت کی توضیح و تکمیل کے لئے دس سال کے عرصہ میں جہاں اسلامی وحدت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئیے۔ وہاں حضرت عثمان رضؓ کے متعلقین بنی امیہ کی خاندانی ملوکیت قائم کر کے کہا کہ خذوا عرض ھذا الادنی۔ لو یہ وہ ادنےٰ حکومت ہے جس کے تم خواہاں تھے۔ سورۃ اعراف کی ان آیات میں عرض ھذا الادنی ملوکیت کو ہی کہا گیا۔ جو خلافت جیسی اعلیٰ شئے کے بالمقابل واقع ہے۔

خلافت راشدہ قوم کا اپنا انتخاب تھا۔ اور اپنی چیز تھی۔ مگر بنی امیہ کی ملوکیت ایک فرد واحد کی ملکیت تھی اور غیر شئے تھی۔ جو قوم کی خلاف مرضی قائم ہوئی۔ خلافت میں قوم کے مشورہ اور انتخاب کا احترام ملحوظ ہوتا ہے۔ مگر ملوکیت میں ایک فرد واحد کا استبداد اور اس کی مرضی و مشیت کا احترام مقدم ہوتا ہے۔ لوگ نہیں چاہتے تھے کہ یزید کی بیعت دباؤ کے ماتحت لی جائے۔ مگر ایک فرد نے اپنے زور بازو سے انہیں منوایا۔ خلافت میں خلیفہ اور دیگر افراد قوم خدا تعالےٰ کی مشیت اور قانون کے سامنے برابر ہوتے ہیں۔ الذین ان مکناھم فی الارض اقاموا الصلوۃ و اتوا الزکوۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر وللہ عاقبۃ الامور (الحج ۴۱) خلیفہ خود بھی پابند شریعت ہوتا ہے۔ اور لوگوں کو بھی پابند کرتا ہے۔ دونوں سے مطلوب ہے کہ وہ شریعت کے پابند ہوں۔ مگر ملوکیت میں بادشاہ ہر قسم کی قیود سے اپنے تئیں بالا سمجھتا ہے۔ خلافت میں انتخابی حیثیت سے خلیفہ ایک مقرر شدہ قانون کے مطابق منتخب کرنے والے افراد کے حقوق کا ذمہ دار سمجھا جاتا ہے۔ مگر ملوکیت میں بادشاہ بطور ایک غالب فاتح کے اپنے تئیں سیاہ و سفید کا مالک مطلق سمجھتا ہے۔

خلافت میں خلیفہ کا حق بیت المال میں ایک فرد واحد کا سا ہوتا ہے۔ مگر ملوکیت میں بادشاہ اپنے آپ کو خزانہ کا مالک غیر مسئول سمجھتا ہے اسی فرق کے پیش نظر خلفائے راشدہ بیت المال میں سے ایک حبہ بلا وجہ خرچ کرنا جائز نہیں سمجھتے تھے۔ مگر بنی امیہ کی ملوکیت قائم ہوئی۔ تو شعراء کی ایک معمولی سی تعریف پر ہزاروں اشرفیوں کی داد و دہش پیش کر دی گئی۔

خلافت میں خلیفہ کی زندگی افراد کی زندگیوں کے ساتھ پیوست ہوتی ہے۔ وہ اپنے اعمال میں ایک ایسا نمونہ ہوتا ہے۔ جس کے مطابق افراد اپنے افکار و اخلاق کو ڈھالتے ہیں۔ مگر ملوکیت میں بادشاہ کی زندگی منفرداً اور منقطع سی ہوتی ہے۔ اور وہ اپنے اِحول میں طبقہ اعلےٰ و طبقہ ادنیٰ پیدا کرتا ہے۔

خلافت افراد میں ایک مشفق باپ کی طرح افراد میں مساوات قائم کر کے انہیں محبت و اخوت کے شیرازہ میں اکٹھا کرتی ہے۔ مگر ملوکیت خواص و عوام سرمایہ دار اور مزدور کے طبقات پیدا کرتی ہے یہ وہ عرض ھذا الادنی ہے جو ان آیات میں مراد ہے۔ اور جو مسلمانوں کو خلافت کی بے حرمتی کی وجہ سے دی گئی۔ بنی امیہ کی خلافت خلافت نہ تھی بلکہ ملوکیت تھی۔ جو مسلمانوں کے لئے سوء العذاب کی شکل میں ظاہر ہوئی۔ وہ مسلمانوں کی مرضی کے خلاف ان کے سروں پر مسلط کی گئی۔ اور اس نے سوئے ہوئے قبائلی اور نسلی امتیازات کو جگا کر مسلمانوں کے شیرازہ کو بکھیر دیا۔

خلافت کھو کر مسلمانوں کو کیا ملا

یہ وہ عرض ھذا الحکم الادنیٰ ہے۔ جو مسلمانوں کو خلافت کی نعمت بے بہا کے عوض میں اس کی ناقدری کی وجہ سے ملی۔ جس سے مسلمانوں کی ساری آزادیاں اور ساری نعمتیں چھن گئیں۔ واسئلھم عن القریۃ التی کانت حاضرۃ البحر اذ یعدون فی السبت اذ تاتیھم حیتانھم یوم سبتھم شرعا ویوم لا یسبتون۔ لا تاتیھم کذالک نبلوھم بما کانوا یفسقون جب یہودی سبت کی حرمت کو مدنظر رکھتے۔ سمندر کی مچھلیاں آزادی سے سر اٹھائے ہوئے سطح پانی پر آتیں۔ اور یوم لا یسبتون اور جب سبت نہ مناتے۔ اور اس کی بے حرمتی کرتے وہ نہ آتیں۔ ان کی آزادی میں روک پیدا ہو جاتی۔ کذالک اسی طرح مسلمانوں کے ساتھ بھی ہوگا۔ جب تک وہ خلافت کی حرمت قائم رکھیں گے آزاد ہو کر رہیں گے اور جونہی انہوں نے اس کی بے حرمتی کی

جابر حاکم ان پر مسلط کئے جائیں گے ان کی آزادی چھین جائے گی۔ اور ان کے سر نیچے ہو جائیں گے۔ ان کے اخلاق بگڑ جائیں گے۔ اور انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے گا۔ ملوکیت کا خلافت اسلامیہ کی جگہ لینا۔ امت اسلامیہ کے شیرازہ وحدت کا بکھرنا اس کا فرقہ در فرقہ منقسم ہو جانا اور رابطۂ عبودیت میں خلل واقعہ ہو کر افراد کے اخلاق کا بگاڑ۔ یہ وہ بڑے بڑے نقصان ہیں جو مسلمانوں کو اس لئے پہنچے کہ خلافت اپنی حرمت کے ساتھ ان کے درمیان قائم نہ رہی۔ اور ان نقصانوں سے بڑھ کر نقصان وہ نقصان ہے جس کا تعلق شریعت الٰہیہ میں تبدیلی سے ہے۔ بنو امیہ اور بنو عباس کی ملوکیت کے قیام کے ساتھ شریعت کے احکام میں تصرف کیا گیا۔ یہ حصہ مضمون ایک لمبی تشریح و تفصیل کا محتاج ہے۔ جو انشاء اللہ کسی اور موقعہ پر بیان ہوگا۔ صرف اس قدر یہاں اشارہ کرنا کافی ہے کہ سورہ اعراف کی آیت (ورثوا الکتاب یاخذون عرض ھذا الادنیٰ) جہاں اس بات سے ہمیں متنبہ کرتی ہے کہ خلافت الٰہیہ کی بے حرمتی کی وجہ سے ملوکیت کے ساز و سامان اور اس کی عیاشیوں اور خرابیوں میں مسلمان مبتلا ہونگے۔ وہاں ملوکیت کی مقتضیات کے ماتحت احکام شریعت میں بھی تصرف ہوگا۔ ورثوا الکتاب یاخذون (کا) عرض ھذا الادنیٰ

سیرالیون مغربی افریقہ میں تبلیغ احمدیت

الحاج مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ سیرالیون ۳۰ نومبر کو رپورٹ فرماتے ہیں۔ خاکسار نے رمضان کا سارا مہینہ موضع بادماہون کی مخلص جماعت میں گزارا مسجد کا امام احمدی ہے۔ پیرامونٹ چیف امام کے ذریعہ جماعت میں تفریق پیدا کرنا چاہتا تھا اس وجہ سے جماعت احمدیہ بادماہون کے پریذیڈنٹ مسٹر علی روجرز اور امام کے درمیان ایک مدت سے جھگڑا چلا آتا تھا۔ جسے دور کرنے کی کوشش کی گئی۔ اور الحمد للہ یہ جھگڑا طے ہو گیا۔

۷ر خاطر کو خاکسار بادماہون سے ۹ میل پیدل مونگیری گیا۔ اور ریاست لونیا کے چیف سے ملاقات کی اور بعض دیگر عہدیداروں سے بھی بادماہون سکول کے متعلق ملا۔

بادماہون میں جماعت کے پریذیڈنٹ مسٹر علی روجرز کے ہاں ۹ بیویاں تھیں اور یہ بہت برا نمونہ تھا۔ بہت کوشش کے بعد ۵ کو طلاق دلوائی۔ جماعت بادماہون چندہ میں کمزور ہو رہی تھی۔ اس پر میں نے سخت ناراضگی کا اظہار کیا۔ اور بفضلہ ان کی اصلاح ہو گئی اور انہوں نے فوراً مسٹر جاہ کی تنخواہ کا بقایا ۱۰۰-۰۰ اٹھ ادا کر دیا۔ اور آئندہ باقاعدگی کا وعدہ کیا۔

ایک غیر احمدی عالم ہارون الرشید بادماہون میں چند روز ٹھیرا اسے متواتر تبلیغ کی۔ اللہ تعالیٰ اصلاح فرمائے اور احمدیت کی توفیق دے۔

عید میں نے اس دفعہ بادماہون میں پڑھائی۔ صدقۃ الفطر میں سے ۵ شلنگ اور ایک من چاول میں نے امام کو دیئے۔

مورخہ ۵ نومبر کو خاکسار بادماہون سے ۸ میل پیدل سفر کر کے ٹونگے پہنچا ٹونگے کے غیر احمدی چونکہ ہمارے نئے احمدیوں کو جو پہلے مشرک تھے گمراہ کرتے رہتے ہیں اس لئے بادماہون سے ایک مخلص احمدی یعقوب نامی کو اپنے ہمراہ لے گیا۔ تاکہ ٹونگے میں مستقل طور پر امامت کے لئے ٹھہرے۔ میں نے چندہ میں سے اسے ۵ شلنگ ماہوار دینے کا وعدہ کیا ہے۔ میں نے رمضان کے لئے مسٹر عمر جاہ کو بادماہون سے ٹونگے بھیج دیا تھا۔ ٹونگے میں آکر معلوم ہوا کہ آپ نے نہایت محنت اور ہمت سے کام کیا اور جماعت کو مستحکم کرنے کی پوری کوشش کی ٹونگے میں دو ہفتہ قیام کر کے جماعت کی تربیت اور اصلاح کی کوشش کی اور مشرکوں اور عیسائیوں کو اسلام کی طرف مائل کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ اور امام یعقوب کو باقاعدہ سبق دیتا رہا تاکہ قرآن مجید پڑھانے کے قابل ہو جائے۔

۲۲ر نومبر کو ٹونگے سے ۱۶ میل پیدل سفر کر کے خاکسار فالا پہنچا۔ ایک دن وہاں قیام کر کے جماعت کی تربیت اور تعلیم کا کام کیا۔ پہلے یہ جماعت بہت کمزور ہو گئی تھی اب پہلے سے اچھی ہے پیرامونٹ چیف دیوانہ ہو گیا تھا۔ ہم نے حضور کو دعا کے لئے لکھا اب اس کی حالت اچھی ہے۔

۲۳ر کو خاکسار ۸ میل پیدل سفر کر کے بو جے کو پہنچا۔ اور وہاں سے ۴۲ میل موٹر پر سفر کر کے بلاما گیا۔ جہاں مولوی محمد صدیق صاحب ورما مقیم ہیں انہوں نے اس عرصہ میں نہایت محنت اور اخلاص سے کام کیا پہلے یہ جماعت بالکل برائے نام تھی لیکن اب یہاں لوگوں نے اخلاص میں بہت ترقی کر لی ہے اور ارد گرد کے علاقہ پر بھی بہت اثر ہے بلاما اسی ملک کے اہم ترین مقامات میں سے ہے۔ یہاں جماعت کی ترقی انشاء اللہ بہت مفید ثابت ہوگی۔ جب میں بلاما پہنچا تو مولوی صاحب وہاں سے ۱۲ میل دور کینما نامی شہر میں تھے۔ میں بھی وہاں پہنچ گیا۔ یہاں گورنر کی آمد کی وجہ سے ۱۲ پیرامونٹ چیف جمع تھے۔ کینما میں ہماری سخت مخالفت ہو رہی ہے لیکن مولوی صاحب موصوف نے نہایت دلیری سے غیر احمدیوں کی مسجد میں جا کر تبلیغ کی۔ اور ان کی کوشش سے دس احمدی ہو گئے ہیں میں نے کینما میں دو پبلک لیکچر دیئے۔ ایک مخالف علماء کے درمیان اور دوسرا بہت سے Paramount Chiefs کے درمیان۔ دونو لیکچروں کا بہت سے لوگوں پر اچھا اثر ہوا۔ ۲۶ر کو مولوی صاحب واپس بلاما تشریف لے گئے۔ اور خاکسار نے کینما میں ۳ دن اور قیام کر کے تبلیغ کی اور احمدیوں کو اختلافی مسائل سمجھائے ان میں سے دو اچھے عالم ہیں۔

پتے مطلوب ہیں

مندرجہ ذیل احباب جن کے پرانے پتے درج ہیں۔ ان کے موجودہ پتے مطلوب ہیں۔ اگر یہ احباب اس اعلان کو دیکھیں تو خود ورنہ دوسرے احباب ان کے صحیح ایڈریس سے مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

(۷۱) چوہدری محمد حسین صاحب احمدی ٹنڈو غلام حیدر آباد سندھ

(۷۲) چوہدری غلام نبی صاحب قیام پور ڈاکخانہ ملکہ ضلع گوجرانوالہ

(۷۳) مبارک احمد صاحب کمپونڈر انچارج سکوٹس ہسپتال سہلی توئی جنوبی وزیرستان

(۷۴) مستری محمد اسمٰعیل صاحب ولد غلام حسین صاحب چک نمبر ۴۳ اگ۔ب ڈاکخانہ چک نمبر ۱۴۰ گ۔ب ضلع لائل پور

(۷۵) خدا بخش صاحب احمدی پنشنر سکنہ موضع سجا گوارائیں ڈاکخانہ سلطان پور لودھی ریاست بہاولپور

(۷۶) کرم الدین صاحب گیٹ کیپر کلارک آباد کلاں۔ ڈاکخانہ خاص ضلع لاہور

(۷۷) منشی حسین بخش صاحب پٹواری چک نمبر ۳۸۹ ج۔ب ضلع لائل پور ۴۴

۴۴ (۷۸) ابوالحفیظ شاہ محمد صاحب احمدی سٹیشن ماسٹر پسرور کے ۔ دی ریلوے براستہ پٹھانکوٹ

(۷۹) ماسٹر احمد بخش صاحب مدرس نمبر ۳۲۰ گو گیرہ برانچ خاص ڈاکخانہ منڈی پیر محل ضلع لائل پور

(۸۰) مستری احمد الدین صاحب ولد نور الدین صاحب ساکن ماڑی کلاں ڈاکخانہ کھنڈی ضلع شیخوپورہ

ناظر بیت المال

اگر آپ پریشانی سے بچنا چاہتے ہیں
تو
سٹریٹ ڈبلیوس سروس دہلی کی سرپرستی کیجئے

پریشان ہونیکی ضرورت نہیں۔ صرف دو آنہ میں آپ کا پارسل آپکے دروازہ پر پہنچ جائے گا چنگی خانوں یا کسی اور دفتر کی کھڑکیوں کے سامنے انتظار کرنے کی ضرورت نہیں رہتی

نمبر ۶۶۳۷ کو فون کریں نارتھ ویسٹرن ریلوے

دہلی میں سٹریٹ ڈبلیوس سروس یہ تمام خدمت صرف دو آنہ کے بدلہ میں بجا لاتی ہے

مستری فخر الدین صاحب کہاں ہیں

مستری فخر الدین صاحب لوہار محلہ دار الفضل قادیان اسوقت لاپتہ ہیں۔ نظارت ہذا کو ان سے ضروری کام ہے۔ جن دوستوں کی نظر سے یہ اعلان گزرے یا اگر ان کا پتہ معلوم ہو۔ تو وہ فوراً انچارج صاحب شعبہ تنفیذ (نظارت امور عامہ) کو مطلع فرمائیں۔ اور اگر مستری صاحب موصوف خود اس اعلان کو پڑھیں۔ تو وہ فوراً اپنی قادیان میں آمد کے متعلق اس دفتر میں اطلاع دیں۔

ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان

[illegible] ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان ۔

کیک بنانیکا آسان طریقہ

کیک کا رواج آجکل عام ہو چکا ہے۔ بیاہ شادیوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ ڈالیوں میں دیئے جاتے ہیں مہمانوں کی خاطر تواضع کی جاتی ہے۔ بچے شوق سے کھاتے ہیں کیونکہ مٹھائی کی مٹھائی اور خوراک کی خوراک ہے۔ لیکن بازاری کیک میں نقلی گھی اور سوڈا کی آمیزش ہوتی ہے ہمارے کیک بنانیکے خوبصورت سانچوں کے ذریعے ہر ایک شخص بلکہ دس بارہ سال کی بچیاں بھی چند منٹوں میں بازار سے سستا اور اچھا کیک انڈے گھی اور سوجی وغیرہ سے خود تیار کر سکتی ہیں۔ یہ سانچے معزز گھروں میں تعلیم یافتہ لڑکیوں نے بیحد پسند کئے ہیں۔ ہر ایک درجن میں گول بیضوی۔ پان نما۔ پھول نما وغیرہ چھ خوبصورت ڈیزائن ہوتے ہیں۔ کیک بنانے کا صحیح نسخہ گھر کے چولھے پر پکانے کا بالکل آسان طریقہ ہمراہ ارسال کیا جاتا ہے۔ قیمت فی درجن ایک روپیہ چودہ آنے معہ محصولڈاک۔ جنگ کیوجہ سے مال کم آتا ہے۔ اس لئے جلدی آرڈر بھیجدیں ورنہ مایوس ہونا پڑے گا۔

ایس۔ ایم جمیل۔ ست گھرہ منٹگمری

ضرورت استانی

نصرت گرلز ہائی سکول کیلئے ایک ایسی استانی کی ضرورت ہے۔ جو ہائی کلاسز کو ریاضی پڑھا سکے جو استانی ہائی کلاسز کو سائنس بھی پڑھا سکے اسے ترجیح دیجائیگی۔ درخواست کنندہ بی۔ اے بی۔ ٹی ہو یا کم از کم بی۔ اے ہو۔ تنخواہ اور دیگر امور کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔ ناظر تعلیم و تربیت

ایک ہوشیار مستری کی ضرورت

صوبہ بنگال کے ایک بڑے شہر میں ایک مستقل اسامی کے واسطے ایک ایسے ہوشیار مستری کی ضرورت ہے۔ جو اچھی طرح انگریزی لکھ پڑھ سکتا ہو۔ اس کا کام لیبر کی حاضری لینا اور ان سے کام لینا ہوگا۔ گویا Time Keeper کے فرائض ادا کرنے ہوں گے۔ شروع میں تنخواہ ساٹھ روپے ہوگی۔ مکان رہائشی۔ بجلی۔ پانی وغیرہ مفت ملے گا۔ آدمی فروری کے نصف یا مارچ کے شروع م[illegible]

احباب کے لئے نادر علمی تحفے

براہین احمدیہ ہر چہار حصہ ۲۰×۲۶/۸ سائز پر عمدہ کتابت اور طباعت کے ساتھ بڑی اہتمام سے شائع کی گئی ہے قیمت مجلد عہ/۱۲ بے جلد عہ/۸

ایام الصلح اردو حضرت اقدس کی یہ کتاب مدت سے نایاب تھی اب دوبارہ طبع کرائی گئی ہے۔ سائز ۲۰×۲۶/۸ قیمت ۱۲/

کلام المہدیؑ جسے نظارت تعلیم و تربیت نے زنانہ گرل سکول کیلئے بطور نصاب منظور فرمایا ہے سائز ۲۰×۳۰/۱۶ قیمت ۸/

روئیداد جلسہ خلافت جوبلی جلسہ خلافت جوبلی کی مکمل روئیداد تیار کر کے شائع کی گئی ہے قیمت ۴/

نوٹ:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستر کتب کا سیٹ جو پہلے پچاس روپیہ میں آتا تھا۔ اب صرف پچیس روپیہ میں طلب کریں۔

منیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

جنگ کے ایام میں ایک نفعمند سودا

اسوقت جبکہ ہر قسم کی عمارتی اشیاء مثلاً لوہا لکڑی وغیرہ گراں ہو رہی ہیں۔ میں ایک مکان جو محلہ دار الشکر میں نزد کوٹھی نواب صاحب واقع ہے۔ اور جو ان دنوں میں تین ہزار کی مالیت سے کم کا نہیں ہے ایک اشد ضرورت کے باعث نہایت ارزاں قیمت پر یعنی صرف دو ہزار روپیہ میں فروخت کر رہا ہوں مکان کی کیفیت یہ ہے۔ زمین ایک کنال دو طرف ۲۰-۳۰ فٹ کی سڑک ایک کمرہ ۱۹×۱۲ کوٹھڑی ۱۲×۱۲ ۔ بیٹھک ۱۲×۱۲ چھوٹا برآمدہ بیٹھک کے آگے باہر کو ۶×۱۲ باورچی خانہ ۹×۱۲ برآمدہ صحن کے اندر ۹×۳۵ غسلخانہ بمع نلکا ۶×۱۰ بالاخانہ ۱۲×۱۹ باورچی خانہ بالاخانہ کا ۹×۹ ٹٹیاں دو عدد مکان اندر باہر سے پختہ اینٹ کا ہے۔ کمرے فرش شدہ ہیں۔ باغیچہ میں قیمتی بوٹے آم انگور وغیرہ اور نیز پھل دار بوٹے موجود ہیں۔ ضرورتمند احباب بہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

المشتہر حکیم محمد عالم احمدی دار الشکر قادیان دار الامان۔

میں پہلے بھی تصدیق کر چکا ہوں

اور اب دوبارہ تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے طبیہ عجائب گھر کی ادویہ کو آزمایا اور مفید پایا ہے۔ چونکہ اب مجھے نمونیا کی شکایت ہو گئی تھی۔ طبیہ عجائب گھر کی ست سلاجیت درجہ اول کا استعمال کیا۔ ایشور پرماتما کی کرپا سے آرام آگیا۔ میں نے ست سلاجیت کو دیکھا ہے۔ کہ یہ بدن کو گرم رکھتی ہے۔ اور انجام اسکا اچھا ہے۔ یعنی دل و دماغ جگر کے لئے اثر اسکا اچھا ہے۔ ہریداس پوسٹ ہیڈ قادیان ۲۶/۱

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

برلن ۳۰ جنوری۔ ہٹلر نے جرمن قوم کے نام پیغام دیتے ہوئے امریکہ کو دھمکی دی کہ جو طاقت بھی برطانیہ کی مدد کرنا چاہتی ہے اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ اس کا ہر ایک جہاز جو ہمارے تارپیڈو کشتیوں کی زد میں آیا غرق کر دیا جائے گا۔ اگر امریکہ نے یورپین جنگ میں مداخلت کی تو ہم فوراً اپنے جنگی مقاصد میں تبدیلی کر دیں گے۔

نیویارک ۳۰ جنوری۔ وشی کے معتبر مبصروں کا خیال ہے۔ کہ برطانیہ پر فروری کے شروع میں حملہ کی توقع ہے کیونکہ رودبار انگلستان کی لہریں اور اس کا اتار چڑھاؤ جتنا سال کے ان دنوں میں موافق ہوتا ہے اتنا کسی اور وقت میں نہیں ہوتا۔ کہا جاتا ہے کہ اس حملہ کے لئے بلجیم اور ہالینڈ وغیرہ میں تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ جنگ کے لئے ایسے نئے جہازوں کا بھی چرچا ہے جنہیں فضا کے علاوہ خشکی پر بھی استعمال کیا جا سکتا ہے مگر امریکہ کو یقین ہے کہ ہٹلر برطانیہ سے شکست کھائے گا۔

لنڈن ۳۰ جنوری وزارت پرواز کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ کل رات جرمن ہوائی جہازوں نے لنڈن پر حملہ کیا جو چند گھنٹے تک جاری رہا۔ کچھ رقبہ پر آتشگیر اور زور سے پھٹنے والے بم گرائے گئے۔ آگ پر جلد ہی قابو پا لیا گیا۔ نقصان زیادہ نہیں ہوا صرف چند اشخاص ہلاک اور مجروح ہوئے ہیں۔

کلکتہ ۳۰ جنوری۔ گذشتہ شب جھریا میں جو یہ خبر اڑ رہی تھی کہ مسٹر سبھاش چندر بوس گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ اب سرکاری حلقوں میں ان کی تردید کر دی گئی ہے ان کا سراغ لگانے کے لئے تحقیقات جاری ہے۔

نئی دہلی ۳۰ جنوری سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ۳۱ مارچ کے بعد ملکہ وکٹوریہ کے عہد کے روپے اور اٹھنیاں بازار میں نہیں چلیں گی۔ مگر سرکاری خزانے اور ڈاکخانے ان سکوں کو ۳۰ ستمبر تک لیتے رہیں گے

یکم اکتوبر کے بعد انہیں مزید نوٹس کی میعاد تک ریڈرو بنک آف انڈیا کے دفاتر واقع بمبئی اور کلکتہ میں لیا جائے گا۔

نیروبی ۲۹ جنوری۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ برطانوی گشت کرنے والی فوجیں اطالوی سومالی لینڈ میں داخل ہو گئی ہیں۔ زبردست گشتی دستے ماسی پونس کے مقام پر اطالوی سمالی لینڈ کی سرحد کو پار کر گئے ہیں۔ سوموار کو جنوبی افریقہ کی ایئر فورس نے سوطم پر بمباری کی۔ برطانوی فوجوں نے ورنہ پر قبضہ کر لیا ہے۔

ایتھنز ۳۰ جنوری۔ وزیر اعظم یونان کی وفات پر یونان کے کمانڈر انچیف نے یونانی فوجوں کے نام اعلان جاری کیا ہے کہ اس موقعہ پر یونان کے ہر ایک سپاہی اور باشندے کو تہیہ کر لینا چاہیئے کہ وہ اٹلی کو شکست دے کر ہی دم لے گا۔ یونان کے اس عظیم الشان لیڈر نے اپنی ساری عمر ملک کی خدمت میں گذار دی وہ پیدائشی سپاہی تھے۔ اس لئے ہم سپاہیوں کا یہ فرض ہے کہ یہ عہد کریں کہ ہم اس وقت تک جنگ جاری رکھیں گے جب تک کہ اٹلی کو شکست نہیں ہو جاتی۔

لنڈن ۳۰ جنوری گوئرنگ نے ہٹلر کی تصویر کو بے نقاب کرنے کے سلسلہ میں جرمن قوم کے نام ایک اعلان جاری کیا جس میں ہٹلر اور جرمنی کے مقاصد پر زور دیتے ہوئے اس توقع کا اظہار کیا گیا کہ وہ اپنے لیڈر کے بدستور وفادار رہیں گے اور اپنے فرائض کی سرانجام دہی کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔

لنڈن ۳۰ جنوری سر فیروز خان نون ہائی کمشنر فار انڈیا کی ملازمت میں یکم جولائی ۱۹۴۱ء سے ایک سال کی توسیع کر دی گئی ہے۔

لنڈن ۳۰ جنوری نئے وزیر اعظم یونان نے یونانی فوجوں کے نام جاری کردہ پیغام میں کہا ہے کہ خداوند تعالیٰ کی امداد اور اہل یونان کی مخلصانہ وفاداری کے ساتھ ہم دشمن کو کچل کر رکھ دینگے

لاہور ۳۰ جنوری۔ جن ۴۳ خاکساروں کو لاہور کی مساجد سے چھاپے مار کر گرفتار کیا گیا۔ ان کے خلاف فیصلہ سنا دیا گیا۔ اونچی مسجد سے گرفتار شدہ ۱۵ خاکساروں کو ساڑھے چار سال قید سخت کی سزا دی گئی۔ جہاں سپرنٹنڈنٹ پولیس وغیرہ زخمی ہوئے تھے۔ تکن خان کی مسجد کے ۱۳ خاکساروں کو ۵-۵ سال قید سخت کی سزا ہوئی۔ جہاں پولیس کے ساتھ تصادم کے نتیجہ میں سپرنٹنڈنٹ پولیس پر قاتلانہ حملہ کیا گیا تھا اور باقی مساجد سے گرفتار شدگان کو چھ چھ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی۔

لنڈن ۳۱ جنوری۔ امریکہ نے ہٹلر کو اس کی دھمکی کا منہ توڑ جواب دیا ہے چنانچہ امریکہ کے با اثر اخبارات نے لکھا ہے۔ کہ ہٹلر کی دھمکی امریکہ کو ڈرا نہیں سکتی۔ بلکہ اشتعال دلا سکتی ہے۔ اور اس کا رویہ پہلے سے بھی زیادہ سخت ہو جائیگا یہ بھی لکھا ہے۔ کہ موجودہ حالات میں جرمنی سے صلح کی گفت و شنید کوئی قیمت نہیں رکھتی۔ امریکہ کی بھلائی اسی میں ہے کہ یونان چین اور برطانیہ کو مدد دے

واشنگٹن ۳۱ جنوری۔ امریکہ کے بحری وزیر نے کہا۔ میں تو یہ پسند کروں گا کہ ہٹلر سے صلح کی گفتگو کرنے کی بجائے اس سے لڑتا ہوا مارا جاؤں۔ امریکن سینٹ کے ایک ممبر نے کہا۔ جہاں جہاں ہم انٹرنیشنل قانون کے ماتحت جہاز بھیج سکتے ہیں۔ وہاں ضرور بھیجنے چاہئیں۔ اور اگر کوئی ان کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھے۔ تو اس کی آنکھ نکال دیں

واشنگٹن ۳۱ جنوری۔ امریکہ میں تھوڑے تھوڑے عرصہ کے بعد جنگ کے متعلق رائے طلب کی جاتی ہے۔ اس دفعہ جب لوگوں سے اس بارے میں پوچھا گیا۔ تو معلوم ہوا ۹۱ فی صدی جرمنی سے صلح کی گفتگو کرنے کے خلاف ہیں۔

لنڈن ۳۱ جنوری۔ آج ایک اطالوی اعلان میں اس امر کو تسلیم کر لیا گیا ہے کہ اطالویوں نے بھاری نقصان سے بچنے کے لئے درنا کو خالی کر دیا ہے۔ درنا کی آبادی ۱۳ ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ یہاں لیبیا کے ریتلے میدان ختم ہوتے ہیں اور سرسبز علاقے کا آغاز ہوتا ہے بن غازی بھی اسی علاقہ میں ہے۔ درنا پر قبضہ کی وجہ سے اب انگریزی فوجوں کو آسانی سے تازہ پانی مل سکتا ہے۔ کیونکہ یہاں جابجا میٹھے پانی کے چشمے ہیں

لنڈن ۳۱ جنوری۔ جنرل ویول کی فوجیں تیزی سے بن غازی کی طرف بڑھ رہی ہیں جو اب صرف ڈیڑھ سو میل دور رہ گیا ہے۔ اخبار مانچسٹر گارڈین لکھتا ہے کہ ہو سکتا ہے مارشل گریزیانی کی فوجیں بن غازی میں جم کر مقابلہ کریں کیونکہ اگر وہاں بھی ان کے پاؤں اکھڑ گئے تو انہیں ۶۰۰ میل پرے ہٹ کر ٹریپولی میں دم لینا پڑے گا اور جب ایک دفعہ وہ اس قدر زیادہ پیچھے ہٹ گئے تو آگے بڑھنا ان کے لئے ناممکن ہو گا۔

لنڈن ۳۱ جنوری۔ ابے سینیا میں ہماری فوجیں سڑک بناتی ہوئی دشمن کے مورچوں کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ سوڈان میں بھی انگریزی فوجیں بڑھتی جا رہی ہیں۔

لنڈن ۳۱ جنوری۔ آج ایتھنز میں جنرل میٹاکسس کا جنازہ اٹھایا گیا۔ لنڈن میں جنرل میٹاکسس کے ماتم کے طور پر سرکاری جھنڈے سرنگوں کر دیئے گئے یہ پہلا موقعہ ہے کہ کسی غیر ملکی کے لئے سرکاری جھنڈے جھکائے گئے ہیں۔

لنڈن ۳۱ جنوری۔ دشمن کے جہازوں نے کل برطانیہ پر کوئی حملہ نہیں کیا۔ البتہ انگریزی شکاری جہازوں نے دن کے وقت ایک جرمن جہاز کو نیچے گرا دیا۔

ٹوکیو ۳۱ جنوری۔ سیگان میں فرانسیسی انڈو چائنا اور تھائی لینڈ میں عارضی صلح کے سمجھوتہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی